



سوال

(224) سوم و چہلم وغیرہ پر ششہ داروں کے کھانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو طعام بوقت ہوجانے موت کسی آدمی کے بنام نہاد حاضری سوم و چہلم وغیرہ حسب رواج ہر قوم پکوا کر خواہ بطریق دعوت خواہ بطریق بھاجی گھر بہ گھر تقسیم ہوتا ہے اور قدر سے غریباقی تمام اہل برادری کو کھلایا جاتا ہے اور اس میں اکثر مالدار ہوتے ہیں اور یہ کھانا و ارٹان میت حسب رواج اپنی قوم کے اکرہا بلا اکرہا کرتے ہیں اور بعض اوقات نحوف طعنہ زنی قرض دام کر کے خواہ مال فروخت کر کے پکواتے ہیں بلکہ بعض اوقات یتیم کے مال کا بھی خیال نہیں کرتے ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز اور اس کا کھانا کیسا ہے اور از روئے شریعت اسلامی اور زمانہ سلف سے ثواب رسانی موت کو کس طریق سے ثابت ہے اور کیونکر کرنا چاہیے اور ایسا کرنے والا جو اوپر طریق مروج ہے مسرف کھلانے کا یا نہیں۔ ینواتوجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو طعام حاضری کا یا سوم یا چہلم میت کا ہے اس میں رواج کسی قوم کا معتبر نہیں کیونکہ کوئی حدیث نبوی ﷺ یا روایت فقہی اس باب میں نہیں پائی جاتی بس یہ بالکل بے اصل ہے اور اس کا ضروری اور لازم جاننا بدعت ہے اور دعوت بھی نادرست ہے کیونکہ دعوت شادی اور خوشی میں مشروع ہے نہ غمی میں اور رسم بھاجی اور شادی دونوں میں بدعت ہے کیونکہ اس میں بتاری ہے یعنی آپس میں فخر اور ریا و نمود کرنا ہے ایسے طعام سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ 220 میں ہے: عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہی عن طعام المتبارین ان یوکل رواہ ابو داؤد وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المتباریان للنجابان ولا یوکل طعامهما قال الامام احمد یعنی المتقارضین بالضايفۃ فخر اور یراء۔ خلاصہ ان دونوں حدیثوں کا یہ ہے کہ جو لوگ فخر و مباہاتہ اور نام و نمود کے واسطے کھانا کھلائیں اور دعوت کریں تو ایسے لوگوں کا کھانا نہیں چاہیے اور قرض کرنا ایسے کام کے لیے کہ جو نہ سنت ہے نہ مستحب ہے نہ مباح ہے ہرگز درست نہیں قرض کا ادا کرنا واجب ہوجاتا ہے اور یہ کام مباح بھی نہیں اور مرتکب ایسے افعال کا بلاشبہ مسرف ہے بلکہ بتدرع ہے اور مال یتیم کا ظلم سے کھانا حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان الذین یا کون اموال الیتیمی ظلما انما یا کون فی بطونہم نار و سیصلون سعیرا۔ یعنی بے شک جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ظلم سے وہ کھاتے ہیں اپنے شکموں میں آگ کو اور عنقریب داخل ہوں گے دوزخ میں اور ثواب رسانی میں موت کے طریق سلف کا اور آج تک متبعین سنت کا یہ ہے کہ عبادت مالی کا ثواب مثلاً کنواں بنا کر یا نقد یا لباس وغیرہ مساکین کو دے کر یا طعام فقراء کو دے کرے مقرر کرنے کسی دن سوم چہلم کے یا عبادت بدنی کا مثل نفل نماز روزہ تلاوت قرآن مجید و ذکر اللہ و درود و سلام کے ایصال کر کے میت کو پہنچائے۔ واللہ اعلم بالصواب لکتابہ الفقیر محمد حسین عطاء اللہ عنہ۔

(فقیر محمد حسین) (یقال لہ ابراہیم)



جس طور پر امور موجود درج سوال میں بے شک ناجائز ہیں۔ مال یتیم کا کھانا حرام ہے رسومات کی پابندی بدعت ہے ہاں ایصال ثواب میت کو سال حلال سے یا کلمہ سے جائز اور مستحسن ہے۔ خواہ بطور تعیین یا اعلیٰ تعیین مگر وہ تعیین داخل دین قرار دینا اور امر مستحب پر اصرار بطور لزوم کرنا بدعت و گمراہی ہے مطلق کو مقید اور مقید کو مطلق کرنا شرک فی الثبوت ہے۔ (کرامت اللہ)

ہوالموفق:

بوقت ہو جانے موت کے طعام پکوا کر کھلانا یا گھر بہ گھر تقسیم کرنا جس طور پر کہ سوال میں مذکور ہے بلاشبہ حرام و ناجائز ہے اور ایسے طعام کا کھانا ممنوع ہے اور ایسا کرنے والا بلاشک مسرف ہے۔ مفتی الاخبار میں ہے: عن جریر بن عبداللہ الجلی قال کنا نعد الاجتماع الی اهل الميت و صنفه الطعام بعد دفنه من النیاحہ رواہ احمد، نیل الاوطار صفحہ 340 جلد 3 میں ہے: حدیث جریر آخر جہ ایضا ابن ماجہ و اسنادہ صحیح و نیز اس میں ہے یعنی انہم کانوا یعدون الاجتماع عند اهل الميت بعد دفنه و اکل الطعام عند حم نوحا من النیاحہ لمانی ذلک من التثقیل علیہم و شغلہم مع ما هم فیہ من شغلہ الخاطر بموت الميت و ما فیہ من مخالفة السنۃ لانہم مامور و ان بان یصنعوا لاهل الميت طعاما فافوا لثک و کفوا حم صنفه الطعام لغير حم انتہی۔ ایسے طعام کے کھانے کھلانے کی حرمت و ممانعت کتب فقہ حنفی میں بھی مصرح ہے۔ فتح القدر وغیرہ میں ہے۔ اتحاذا الطعام من اهل الميت بدعتہ مستقبحة لانه شرع فی السرور لانی الشرور انتہی۔ اور دعا کا نفع ہوتے کو باتفاق علمائے سلف و خلف پہنچتا ہے اور عبادت مالیہ کا بھی ثواب موتی کو بالاتفاق پہنچتا ہے اور عبادت بدنیہ کے ثواب پہنچنے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک پہنچتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں پہنچتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبدالرحمن المبارک کفوری عفاء اللہ عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01 ص 692

محدث فتویٰ